۱۸ر نومبر ۱۹۱۰ء

خطبہ جمعہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ (النحل:۹۱) پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عدل ایسی ضروری چیز ہے کہ شیعہ نے بھی' باوجود اللہ کی تمام صفات سے بے پرواہی کرنے کے' اسے ارکان اربعہ (توحید۔ عدل۔ نبوت۔ امامت) میں شمار کیا ہے۔

عدل کیسا اچھا ہے' اس کا اندازہ شاید تم لوگ نہ کر سکو کیونکہ تم میں سے کم ہیں جنہوں نے وہ زمانہ دیکھا جب کہ حکام کو بھی ننگ و ناموس کا خیال نہ تھا۔ رعیت کے کسی فرد کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں کس چیز کا مستحق ہوں اور بادشاہ کس کا؟ باپ کا بدلہ نہ صرف بیٹوں سے بلکہ ملک والوں سے بھی لیا جاتا تھا مگر اب امن کا راج ہے اور عدل ہو رہا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر چاہئے۔

ہر شخص اپنے نفس پر غور کرے کہ وہ نہیں چاہتا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کو کوئی دکھ دے یا ان کے ساتھ بے جا سختی کرے۔ پس وہ آپ بھی کیوں کسی کے بیٹے یا بیٹی کو دکھ دے یا اکل مال بالباطل کرے یا کسی کی حق تلفی کا مرتکب ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ

لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری کتاب الایمان) کہ مومن ہی نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ہم اپنے غلام سے جیسا کام لینا چاہتے ہیں مناسب ہے کہ ہم بھی جس کے نوکر ہیں ویسا ہی کام کریں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے تمام تعلقات میں' مخلوق سے ہوں یا خدا سے' عدل مدنظر رکھو اور میری آرزو ہے کہ میں تم میں سے ایسی جماعت دیکھوں جو اللہ تعالیٰ کی محب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔

میرے مولا نے مجھ پر بلا امتحان اور بغیر میری محنت کے بڑے بڑے فضل کئے ہیں اور بغیر میرے مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دیئے ہیں جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔ وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے۔ وہ مجھے آرام دیتا ہے اور آپ ہی آرام دیتا ہے۔ اس نے مجھے بہت سے مکانات دیئے' بیوی بچے دیئے' مخلص اور سچے دوست دیئے۔ اتنی کتابیں دیں اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت' صحت' علم اور سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے' اور میں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا' کہ تم میں سے اللہ کی محبت رکھنے والے' اللہ کے کلام سے پیار کرنے والے' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت رکھنے والے' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کلام سے محبت رکھنے والے' اللہ کے فرمانبردار اور اس کے خاتم النبیین کے سچے متبع ہوں اور تم میں سے ایک جماعت ہو جو قرآن مجید اور سنت نبوی پر چلنے والی ہو اور میں دنیا سے رخصت ہوں تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرا دل ٹھنڈا ہو۔

دیکھو! میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ نہ تمہارے نذرونیاز کا محتاج ہوں۔ میں تو اس بات کا امیدوار بھی نہیں کہ کوئی تم میں سے مجھے سلام کرے۔ اگر چاہتا ہوں تو صرف یہی کہ تم اللہ کے فرمانبردار بن جاؤ۔ اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متبع ہو کر دنیا کے تمام گوشوں میں بقدر اپنی طاقت و فہم کے امن و آشتی کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پہنچاؤ۔

(بدر جلد ۱۰ نمبر ۵ --- یکم دسمبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۱)

☆-☆-☆-☆